Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Prof.
3. Department/College: S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: Urdu
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : M.A. Urdu 2nd Sem
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A
7. Title/Heading of e-content : HINDI NASR KA IRTAQA
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number : 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

28.05.2020

ہندی نثر کا ارتقاء

M.A. II Sem
Paper 6th
Group-A

ہندی نثر کے ارتقاء میں بھارتیندو ہریش چندر کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ انہوں نے بہت سارے مصنفوں کی ایک جماعت قائم کی اور ان کے ساتھ ہندی کھڑی بولی میں نثری ڈرامے، کہانی، ناول اور مضامین لکھنے لگے۔ بھارتیندو نے "کوی بچن سدھا" اور "ہریش چندر میگزین" نام کا اخبار نکالا۔ بھارتیندو نے کچھ ڈراموں کا ہندی میں ترجمہ بھی کیا اور کچھ طبع زاد ڈرامے بھی لکھے۔ ان کے زمانے میں ہندی نثر کا دو اسلوب مروج تھا۔ ایک میں اردو فارسی اور عربی کے الفاظ کا استعمال ہوتے تھے اور دوسرے میں خالص سنسکرت کے الفاظ کا استعمال کیا جاتا۔ بھارتیندو نے دونوں اسلوب کو اپنے ڈراموں میں جگہ دی مگر اپنے مضامین میں انہوں نے خالص سنسکرت الفاظ کو فوقیت دی۔ ان کی زبان سلیس اور صاف و شفاف تھی۔ بھارتیندو نے ہندی نثر کو ٹکسالی بنایا ہے اس پر نہ تو برج بھاشا کی چھاپ ہے اور نہ ہی پوربی کے اثرات —— بھارتیندو کے ہریش چندر میگزین نے بھی انقلاب برپا کر دیا۔ جس طرح سرسید کے "تہذیب الاخلاق" نے اردو نثر میں تمام تر موضوعات پر مضامین لکھنے کی ابتداء کی تھی اسی طرح ہریش چندر میگزین کے ذریعہ بھی ہندی نثر کو وسعت اور ہمہ گیری ملی۔

۱۸۰۰ء میں کلکتہ میں فورٹ ولیم کالج کے قیام کے بعد اس کے ہندی شعبے سے منسلک ہو کر منشی سدا سکھ لال، انشاء اللہ خاں، سدل مشر اور للو لال جی وغیرہ نے ہندی زبان کو فروغ عطا کیا۔ یہاں للو لال جی نے "پریم ساگر" اور سدل مشر نے "ناسکیتوپاکھیان" لکھی۔ منشی سدا سکھ لال اور انشاء اللہ خاں کی نثر پر فارسی کا غلبہ تھا۔ انشاء اللہ خاں نے ہندی نثر میں "رانی کیتکی" لکھی۔

ابتدا میں ہندی نثر قواعد کے اعتبار سے کمزور تھی۔ مہاویر پرشاد دویدی نے "سرسوتی میگزین" نکالا اور بہت سارے ادیب و شعراء کو اس سے منسلک کیا۔ خود بھی بڑے مصنف اور زبان داں تھے اسلئے دوسرے شعراء اور مصنفین کی زبان کی اصلاح بھی کرتے تھے۔ اس عہد میں بہت سارے باصلاحیت اور بڑے فنکار پیدا ہوئے۔ بابو شیام سندر داس نے ہندی تنقید کی کتاب لکھی۔ پدم سنگھ شرما، سردار پورن سنگھ وغیرہ نے بہت اچھے اچھے تعمیری اور معیاری مضامین لکھے۔ اسی زمانے میں آچاریہ رام چندر شکل نے "ہندی ساہتیہ کا اتہاس" لکھا۔ کہانی [illegible]

REDMI NOTE 7 PRO

میں پریم چند اور جے شنکر پرساد جیسے اعلیٰ پائے کے مصنفین پیدا ہوئے۔ پریم چند، جے شنکر پرساد کے بعد ہندی کہانی میں ایک اہم اور محترم نام چندر دھر شرما گلیری کا ہے۔ ان کی مختصر کہانیوں نے فنی بالیدگی، فکری منظر اور پختگی کے اعتبار سے ہندی ادب میں نہایت بلند اور اعلیٰ معیار قائم کیا۔ گلیری نے بہت کم کہانیاں لکھیں ہیں، لیکن ان کی چند کہانیاں تاریخی اہمیت و عظمت رکھتی ہیں۔ ان کی سب سے مشہور کہانی "اس نے کہا تھا" ہے۔ اس کہانی کی تاثیر، پس منظر، فکر اور فن کے امتزاج نے اسے ہندوستان کے افسانوی ادب میں ممتاز مقام کا مستحق بنا دیا ہے۔

بہر حال، دویدی عہد تک آتے آتے ہندی نثری ادب کا ارتقاء بہت زیادہ ہوا۔ ڈرامے، ناول، کہانی اور مضمون نگاری کا معیار بڑھا اور بہت سارے مصنفین پیدا ہوئے اور ان کی کوششوں سے ہندی نثر ارتقاء کے بامِ عروج تک پہنچی۔

دویدی یگ کے بعد ہندی کہانی، ناول، ڈراما اور مضمون کے ضمن میں جینندر، الا چندر جوشی، بھگوتی چرن ورما اور اوپیندر ناتھ اشک وغیرہ بہت سارے مصنفین سامنے آئے جنہوں نے مختلف طرز اسلوب میں ہندی نثر لکھنا شروع کیا اور عہد جدید میں کئی ایسے نوجوان نثر نگار سامنے آئے ہیں جن کی ادبی ریاضت اور فکری تعمق نے ہندی نثر کو بامِ ثریا تک پہنچا دیا ہے۔

—— × ——

Send on 28.05.20
At: 1:09